



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 30 جون 1997ء مطابق 24 صفر 1418ھجری (بروز سوموار)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
۲	وقتہ سوالات	
۳	رخصت کی درخواستیں	۲۹
۴	زیر و آور	۳۰
۵	رپورٹ بابت بلوچستان آپارٹمنٹ و نکاسی مسودہ قانون مصدرہ 1997 مسودہ قانون نمبر ۲	۳۲
۶	قرارداد نمبر ۹ مبنیاب مولانا امیر زمان (وزیری اینڈ ذی) (قرارداد منظور کی گئی)	۳۳

سرکاری رپورٹ

پانچواں / بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں / بجٹ اجلاس مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۷ء مطابق
 ۲۳ صفر ۱۴۱۸ ہجری (یروز سوموار) یوقت گیارہ۔ بھکر میں منٹ پر زیر صدارت جناب مولوی
 نصیر اللہ، ڈپٹی اسیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں معینہ ہوا۔
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالعزیز اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ ۝ يَسِّمِ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاتَّسِعُوا لَهُ وَأَنْصَثُوا الْعَلَمَةَ تُرْحَمُونَ ۝ وَإِذْ كُرْرَبَكَ فِي
 نَفْسِكَ تَضَرَّعًا وَخِينَةً وَدُونَ الْجَهَرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْعُدُودِ ۝ وَالْأَصَابِ وَلَا تَكُنْ
 مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۝

ترجمہ اور ترجمہ قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش بھاکرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا
 جائے۔ اور اپنے پورڈگار کو دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صحیح و شام یاد
 کرتے رہو۔ اور دکھنا غافل نہ ہونا۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

وقہہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر جزاک اللہ اب وقہہ سوالات ہے میر عبدالکریم خان نوشیروانی صاحب کی سوال نمبر ۶۵ دریافت فرمائیں۔

(مسٹر عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے دریافت کیا)

۶۵، میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع خاران میں اس وقت کتنی واڑ سپلانی اسکیم سرکاری فنڈز سے کام کر رہی ہیں۔ نیز عوام کی وساحت سے چلانے والے واڑ اسکیموں کی تعداد بھی بتائی جائے اور ان اسکیموں کے لئے تیل / ایندھن (POL) کی مدد میں محکمہ متعلقہ کی جانب نے سال رواں کے دوران سلاسلہ کس قدر رقم دی جاتی ہے۔ تفصیل ذیل جائے۔

سردار چاکر خان ڈومکی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

اس وقت ضلع خاران میں کل پنچیس (۲۵) اسکیمات ہیں جس میں (۲۵) پچیس محکمہ خود چلا رہا ہے۔ جبکہ دس (۱۰) اسکیمات کی موجودی چلا رہی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔ سال رواں میں تیل کی مدد میں از جولائی ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۵ء محکمہ نے چوبیس لاکھ پچاس ہزار روپے ۲۳،۵۰،۰۰۰ روپیہ کے تھے جو خرچ ہوئے ہیں۔ اس وقت ۲۵ اسکیمات محکمہ پی انجائی چلا رہا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) واڑ سپلانی اسکیم خاران ناؤں

(۲) واڑ سپلانی اسکیم سراوان

(۳) واڑ سپلانی اسکیم ٹوپیان

(۴) واڑ سپلانی اسکیم مچھی

(۵) واڑ سپلانی اسکیم بڈو طماں خان

(۶) واڑ سپلانی اسکیم تپ

- (۱) واڑ سپلائی اسکیم یمنی
- (۲) واڑ سپلائی اسکیم میر و
- (۳) واڑ سپلائی اسکیم شاہوں ای
- (۴) واڑ سپلائی اسکیم کنسنٹری
- (۵) واڑ سپلائی اسکیم نارو
- (۶) واڑ سپلائی اسکیم بھادرزی
- (۷) واڑ سپلائی اسکیم گودانو
- (۸) واڑ سپلائی اسکیم ٹوہ ملک
- (۹) واڑ سپلائی اسکیم در کنزی
- (۱۰) واڑ سپلائی اسکیم نوہارنی / بیدیان
- (۱۱) واڑ سپلائی اسکیم شاہو گیری
- (۱۲) واڑ سپلائی اسکیم جنگل ان
- (۱۳) واڑ سپلائی اسکیم بندو سلام بیگ
- (۱۴) واڑ سپلائی اسکیم نکو
- (۱۵) واڑ سپلائی اسکیم ایری لک
- (۱۶) واڑ سپلائی اسکیم جاسک
- (۱۷) واڑ سپلائی اسکیم ماٹکل
- (۱۸) واڑ سپلائی اسکیم بیسہ
- (۱۹) واڑ سپلائی اسکیم ٹکر

اس وقت دس اسکیمیں دیجی انجن آبادی کے ذریعہ چل رہی ہیں۔ جنکی تفصیل

درج ذیل ہیں۔

- (۱) واڑ سپلائی اسکیم ہریٹ کوٹان

- (۱) داڑھ سپلانی اسکھم ناگزی
 (۲) داڑھ سپلانی اسکھم جنگل
 (۳) داڑھ سپلانی اسکھم نیو علی جان
 (۴) داڑھ سپلانی اسکھم زاروزنی
 (۵) داڑھ سپلانی اسکھم کندوزہ
 (۶) داڑھ سپلانی اسکھم گزی بندو
 (۷) داڑھ سپلانی اسکھم شان
 (۸) داڑھ سپلانی اسکھم فیلی کاگان
 (۹) داڑھ سپلانی اسکھم کلی عبد الغفور چکری۔

سردار چاکر خان ڈوکی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جب صفحہ عنین پہ ہے کہ جو اسکیمیں انجن دھی انجن آب نوشی اکے ذریعے یہ چل رہی ہیں صفحہ پہ کس وقت سے ان کے تاریخ کے ذریعہ صاحب جا سکتے ہیں یہ مختلف اسکھم ہے۔

سردار چاکر خان ڈوکی یہ جب سے ہنسی ہے چل رہی ہے جی اب تاریخ کا مجھے پڑھے ایک دن اور رکھ دے میں دوبارہ سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں یہ دھی انجن آب نوشی کے ذریعے جو چل رہی ہے تو یہ کس تاریخ سے چل رہی ہے۔

سردار چاکر خان ڈوکی یہ دو تین سالوں سے چل رہی ہے تاریخ کا مجھے پتہ نہیں آپ کہتے ہیں تو میں آپ کو تھوڑی دیر کے بعد جادیا ہوں اجلاس کے بعد حاضر جتاب بالکل جتاب ہم آپ کو ضرور بتا دیٹے میرا فرض ہے بتانا۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر سوال نمبر ۲۲ میر عبدالکریم خان نوشیروانی (میر عبدالکریم خان نوشیروانی اکی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندو خیل نے سوال دریافت کیا۔

کیا وزیر پہلک ہیلٹھ انجینرنگ ازراہ کرم مطلع فرماں گے کہ صوبہ بلوچستان میں
اس وقت موجود رگوں (Rigs) اکی تعداد کس قدر ہے۔ اور یہ رگ (Rig) اس وقت کن
کن علاقوں میں مصروف کار ہیں۔ نیز ان رگوں پر سالانہ اخراجات کی تخمینہ لگت کیا ہے۔
تفصیل دی جائے۔

سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر پہلک ہیلٹھ انجینرنگ)
محمد پہلک ہیلٹھ انجینرنگ کے پاس اس وقت کل آٹھ (۸) رگ مشین ہیں۔ جن
میں سے ایک پر کشن رگ مشین جبکہ بقیے سات روڑی ہیں۔ یہ رگ مشین اس وقت ان
جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

نمبرہ	ٹون رگ	نمبرہ	ہر حیدر کچھ خصدر
نمبرہ ۲	ٹون رگ	نمبرہ ۳	چاہستہ میکھر قلات
نمبرہ ۴	ٹون رگ	نمبرہ ۵	میان غندی کوٹہ
نمبرہ ۶	ٹون رگ	نمبرہ ۷	جہل گمی سینگور یور سکینڈ
نمبرہ ۸	ٹون رگ	نمبرہ ۹	جورنگا وانا قلعہ عبد اللہ
نمبرہ	سینگورگ	نمبرہ ۱۰	کوڈاگریشا خصدر
نمبرہ	سینگورگ	نمبرہ ۱۱	شہرگ پر شفہنگ متوقع ہے
نمبرہ	پر کشن رگ	نمبرہ ۱۲	آکری جام یوسف لمبیلہ

ایک ٹیوب دیل کی تخمینہ لگت ۳۸۰۔ ملین روپے ہے۔ اور تجوہ کی مدد میں سالانہ
..... ۳۰۰، ۴۰۰ خرچ ہے۔ جس میں ایکسین جیا لو جٹ سے لے کر تمام دفتری عملہ اور فیڈ
عملہ شامل ہے۔ مزید برآں ایک رگ اور اس سے متعلق تمام مشیری جس میں کمپریسرویلنگ
پلانٹ رکٹ میکر و غیرہ شامل ہیں۔ ایک مرمت اور دیکھ بھال پر اندازا ۱۰۹۲۰ روپے سالانہ

جناب ڈسٹریکٹ سول نمبر، میر عبدالحیم خان نو شہروانی۔
عبدالرحیم خان مندوخیل On his behalf

کیا وزیر پبلک نیشنل انجینئرنگ از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۵ء کے دوران صوبہ میں کل کتنے ٹیسٹ (Test) بور (Bore) لگائے گئے ہیں۔ نیز کامیاب یورول اور انکی موجودہ حالت (Position) کی تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

مگر پبلک ایلٹھ انجینئرنگ نے سال ۱۹۹۵ء کے دوران ۲۹ ٹیکٹ بورنگے۔ ان ۲۹ ٹیکٹ بورڈوں رشیوب دیلوں میں ۲۸ ٹیکٹ کامیاب رہے۔ جنکے ۱۱ ٹیکٹ دیل ناکام رسمے ان ٹیکٹ دیلوں کی فہرست اور موجودہ حالت درج ذیل ہے۔

۱۔	سیمرل نمبر بور کا نام ٹور منڈین	صلع	کامیاب	نامکام کیفیت
۲۔	کھندر	شیوب دیل کامیاب ہے	—	—
۳۔	ایعنًا	ایعنًا	ایعنًا	ایعنًا
۴۔	گھارو کپر توک	ایعنًا	ایعنًا	ایعنًا
۵۔	کوئٹہ	کلی محمود خان میدہ	ایعنًا	باقی ماں دہ کام کا پی سی دان بنتا ہے۔
۶۔	گلی ترخ کافنسی	ایعنًا	ایعنًا	ایعنًا
۷۔	گوگل زنی پشین	ایعنًا	ایعنًا	ایعنًا
۸۔	بدل کاربین	چانی	ایعنًا	ایعنًا
۹۔	چار گل کچلاک	کوئٹہ	ایعنًا	سکھم کامیاب ہے کھیونٹی چلا رہی ہے۔

۱۹	چکل خان گورانی	کوئٹہ	ایضا	دائرہ	واڑ سپلائی بنائی جا چکی
۲۰	مکی چلتون محمد شی	ایضا	ایضا	دائرہ	سکیم کامیاب ہے باقی ماندہ کام جاری ہے۔
۲۱	کرد گاپ سر پہ	مستونگ	ایضا	دائرہ	پی سی ون بن بھا جے۔
۲۲	مکی بنی بخش پنجابی	کوئٹہ	ٹیوب ویل کامیاب ہے باقی ماندہ حصے پر کام جاری ہے۔	دائرہ	ٹیوب ویل کامیاب ہے باقی ماندہ حصے پر کام جاری ہے۔
۲۳	نیگور واڑ سپلائی بور	جھل گسی	ایضا	دائرہ	مکند اخہ
۲۴	جعفر آباد	ایضا	ایضا	دائرہ	حسین دین جمالی
۲۵	ایضا	ایضا	ایضا	دائرہ	خان محمد جمالی خان گرہ
۲۶	ایضا	ایضا	ایضا	دائرہ	گوٹھ شیر خان گھوسہ
۲۷	ایضا	ایضا	ایضا	دائرہ	در بار میر حسین بورا بولان
۲۸	ایضا	ایضا	ایضا	دائرہ	در بار میر حسین ۱۱ بورا
۲۹	ایضا	ایضا	ایضا	دائرہ	سینڈ ربور
۳۰	مکی ڈنگ آباد	مستونگ	ایضا	دائرہ	سکیم کیوں نہیں چلا رہی ہے
۳۱	کوئٹہ	کوئٹہ	ایضا	دائرہ	مشینسری، پہپ ہاؤس کیلئے پی سی ون بن گیا ہے۔
۳۲	کی کرک	ایضا	ایضا	دائرہ	پی سی ون بن گیا ہے فنڈر ملے نہیں۔
۳۳	ریگی ناصران	ایضا	ایضا	دائرہ	سکیم کی تخلیل کیلئے کام جاری ہے
۳۴	پیسیر مندر	آواران	ایضا	دائرہ	سکیم کی تخلیل کیلئے کام جاری ہے

۲۵	کیکور ساتی	چنگور	شیوب دلیل	واڑ پلائی اسکیم کامیاب ہے کامل ہو گئی ہے۔
۲۶	چھپل آباد	چھپلور	ایضا	مزید کوئی کام نہیں ہوا ہے۔
۲۷	چار سر شاہی تپ	تر بت	ایضا	مزید کوئی کام نہیں ہوا ہے۔
۲۸	خیر آباد	تر بت	ایضا	اس شیوب دلیل پر واڑ پلائی اسکیم کامل ہو گئی ہے۔
۲۹	کوہ بد تپ	تر بت	ایضا	مزید کوئی کام نہیں ہوا ہے۔
۳۰	پی انچ ای کالونی	تر بت	ایضا	اس شیوب دلیل پر واڑ پلائی کامل ہو گئی ہے۔
۳۱	پیر گان	تر بت	ایضا	مزید کوئی کام نہیں ہوا۔
۳۲	گوٹھ شیرار وندر	لبیلہ	ایضا	بور کامیاب ہونے کے بعد ڑام گاؤں اور وندر ٹاؤن کیلئے مختص کیا گیا ہے۔
۳۳	بالروڈ	خضدار	ایضا	پی سی ون بن چکا ہے۔
۳۴	سرانان بٹے زلی	پشن	ایضا	باقیاندہ کام کیلئے فنڈز کا انتخار ہے۔
۳۵	مرغا مہرزاںی	قلعہ سیف اللہ	ایضا	پی سی ون بنانا ہے۔
۳۶	مناز	تر بت	ایضا	مزید کوئی کام نہیں ہوا۔
۳۷	علی آباد	جعفر آباد	ایضا	شیوب دلیل لگ گیا ہے جو کامیاب ہے۔
۳۸	حیدر خان لوئی	لور الائی	ایضا	شیوب دلیل لگ گیا ہے جو کامیاب ہے۔

ناکام بورز

۱۔	اکری جام یوسف	لبیلہ	بور ناکام ہے
۲۔	دشاد زنی فست	قلات	ایضا
۳۔	دشاد زنی سکنڈ	قلات	ایضا
۴۔	کرچن ہاؤنگ اسکم	کوٹھ	ایضا
۵۔	دشت گوران والبندین	چانی	ایضا
۶۔	گونج پسیہ بخش جمالی	جعفر آباد	ایضا
۷۔	چکل میان خان	کوٹھ	ایضا
۸۔	بور فست	لبیلہ	ایضا
۹۔	بور سکنڈ	لبیلہ	ایضا
۱۰۔	منکرو اڑ سپلائی اسکم	ہنگور	ایضا
۱۱۔	کلک ایسوی ایشن	کوٹھ	بور متنازع ہے۔

سردار چاکر خان ڈوکی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر ۶ کے بارے میں ہم سوال کرتے ہیں یہ اس میں صفحہ ۶ پر جو مختلف اسکم ان کے بارے میں لکھا گیا ہے مثلاً کی مخدود خان کوٹھ کی ترخہ کا ہی کوٹھ گانگری پیشیں بدلتا ہے اسی طرح یہ جو مختلف اسکمیات میں اور ان کے کیفیت میں لکھا ہے کہ باقی ماں دہ کام کا۔ پی۔ یہ ورنہ بتتا ہے یا اسکم کامیاب ہیں باقی ماں دہ کام جاری ہے یا پی۔ یہ ورنہ بتتا ہے یہ جو ہے کہ آپ یہ کام آپ کامل کر دیں گے۔

سردار چاکر خان ڈوکی (وزیر) All ready جاری ہے انشاء اللہ اس کو جلدی کامل کر دیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جاب کوئی وقت آپ دے سکتے ہیں سردار چاکر خان ڈوکی (وزیر) جاب اپنے کیدر دو چار میینے میں انشاء اللہ خیار کر لیں

گے اسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۳۸ میر عبدالکریم خان نوشیروانی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر ۱۳۸ On his behalf

سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) جب اس سوال کا فهم سے تعلق بھی نہیں ہے یہ ایسچ ای سے تعلق نہیں ہے ایریگیشن کے لئے خریدی گئی ہے نہیں جب ایریگیشن کے لئے خریدی ہے ابھی تک کھڑی ہے اگر وہ تمیں دے دیں تو ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جب یہ چونکہ وزیر پبلک ہیلتھ انجینرنگ سے پوچھا گیا ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے اگر وہ ان سے تعلق نہیں رکھتا تو وہ پھر لکھ دیتے کہ اسکا پبلک ہیلتھ انجینرنگ ہے تعلق نہیں ہے ایریگیشن کا ہے اب چونکہ انہوں نے دے دیا ہے تفصیل دیا ہے۔

۱۳۸، میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۹۲ء کے دوران صوبہ کے کن کن اضلاع میں کل کتنے ٹیوب دیل لگائے گئے ہیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینرنگ

پبلک ہیلتھ انجینرنگ ٹیپارٹمنٹ نے سال ۱۹۹۲ء کے دوران کل ۳۳ ٹیوب دیل ذیل اضلاع میں لگائے۔

- | | | | |
|------------|-------------|--------------|------------|
| (۱) کوٹہ | (۲) قلات | (۳) خضدار | (۴) تربت |
| (۵) پنجلوہ | (۶) خاران | (۷) چائی | (۸) مستونگ |
| (۹) سبیلہ | (۱۰) آواران | (۱۱) بارکھان | |

پبلک ہیلتھ انجینرنگ ٹیپارٹمنٹ نے سال ۱۹۹۲ء کے دوران ۵ ٹیوب دیل ذیل اضلاع میں لگائے۔

- | | | | |
|----------|----------|-----------|------------|
| (۱) کوٹہ | (۲) قلات | (۳) خضدار | (۴) مستونگ |
|----------|----------|-----------|------------|

- (۵) قلعہ عبداللہ (۶) قلعہ سیف اللہ (۷) موسیٰ خیل (۸) لسبلہ
 (۹) تربت (۱۰) خاران (۱۱) آواران (۱۲) چائی
 (۱۳) پشین -

پہلک ہیئتھ انجینئرنگ فیپارٹمنٹ نے سال ۱۹۹۵ء کے دوران کل ۲۹ ٹیوب دیل
 دیل اخلاقیں لگائے۔

- (۱) کوٹھ (۲) پشین (۳) پنگور (۴) خضدار
 (۵) قلات (۶) تربت (۷) مستونگ (۸) چائی
 (۹) جعل گمی (۱۰) لسبلہ (۱۱) لورالائی (۱۲) قلعہ سیف اللہ
 (۱۳) آواران (۱۴) جعفر آباد (۱۵) بولان

پہلک ہیئتھ انجینئرنگ نے سال ۱۹۹۳ء کے دوران مندرجہ ذیل اخلاقیں ٹیوب
 دیل لگائے۔

نمبر ۱ ضلع قلات

- (۱) محمدیوا کامیاب (۲) لکھیریج کامیاب
 (۳) مدرسہ جامد العلوم کامیاب

نمبر ۲ ضلع خضدار

- (۱) کھوری نال کامیاب (۲) باڑی وڈھ کامیاب
 (۳) ملازنی علی زنی بکی کامیاب (۴) بولزئی چائم خازنی کامیاب
 (۵) سرداری شیر توک کامیاب (۶) وڈھ واڑ سپالی بور کامیاب
 (۷) زہری گھٹ بور کامیاب

نمبر ۳ ضلع کوٹھ

- (۱) کلی گل محمد کامیاب (۲) کمال آباد کامیاب
 (۲) کلی گوگڑانی فیل

نمبر ۳ ضلع تربت

- (۱) پل آباد کامیاب
 (۲) مسیری کامیاب
 (۳) کیکم بور کامیاب
 (۴) فونک کامیاب
 (۵) سلومناز کامیاب
 (۶) گلگزان کامیاب
 (۷) سرسر کامیاب کامیاب

نمبر ۴ ضلع آواران

- (۱) کرو جاو فیل

نمبر ۵ ضلع بارکھان

- (۱) ناکای بادینی فیل

نمبر ۶ ضلع لسبیله

- (۱) موکحن حاجی فتح محمد فیل

- (۲) الینا کامیاب (۱۷) بلوچ گوٹھ وندر کامیاب

نمبر ۷ ضلع مستونگ

- (۱) پرکانی آباد فیل

- (۲) اسلجی لاله یوسف کامیاب

- (۳) چوقو واژر سپالی کامیاب

- (۴) پرکی واژر سپالی فیل

- (۵) پسیر پرکانی آباد فیل

- (۶) اسلجی واژر سپالی کامیاب

- (۷) رودینی کردگاپ کامیاب

نمبر ۸ ضلع چاغنی

- (۱) گلی محمد نور کامیاب

نمبر ۱۰ ضلع پنجگور

(۱) ساراوان خداۓ کامیاب

بادان

(۲) بونستان بورا کامیاب

(۳) بونستان بورا کامیاب

(۴) فتح علی بازار کامیاب

(۵) گیرپدم کامیاب

(۶) شہستان کامیاب

نمبر ۱۱ ضلع خاران

(۱) ساراوان کامیاب

(۲) واٹک کامیاب

(۳) تارگازئی کامیاب

(۴) پرپیٹ کامیاب

کل بور ۳۳

کامیاب ۳۴

ناکام ۶

محکمہ پبلک اسٹیشنگ انجینئرنگ ٹی پارٹمنٹ نے سال ۱۹۹۳-۹۵ کے مندرجہ ذیل اضلاع میں ٹیوب دیل لگائے۔

نمبر ۱۲ ضلع کوئٹہ

(۱) گلی بنی بخش پنجپالی کامیاب

(۲) وزیر آباد کامیاب

(۳) گلی سردا کامیاب

کامیاب

نمبر ۲ ضلع قلات

- (۱) فیحمری کامیاب
 (۲) سوراب نیل
 (۳) ہیماری کامیاب
 (۴) رشین ٹندرانی نیل
 (۵) گدازئی نیل
 (۶) پشی کامیاب
 (۷) سٹ سیناری حاج محمد کامیاب
 (۸) مل سیناری نیل
 (۹) گلی نارونی رسول خان کامیاب

نمبر ۳ ضلع خضدار

- (۱) بذری وڈھ کامیاب
 (۲) صیا مظہی کامیاب
 (۳) ڑوگن نیل

نمبر ۴ ضلع مستونگ

- (۱) پستکی کامیاب
 (۲) گلی انور نہیں سورگز کامیاب
 (۳) ٹوبو کرد گاپ کامیاب

نمبر ۵ ضلع قلعہ عبد اللہ

- (۱) خواجہ نور علاء الدین گلک کامیاب
 (۲) گلک داڑہ سچالی بور کامیاب

نمبر ۶ ضلع قلعہ سیف اللہ

(۱) مسلم باغ و اڑ سپلائی اسکم کامیاب

نمبر ۷ ضلع موسی خیل

(۱) سائے زنی کامیاب

(۲) شاہے زنی کامیاب

(۳) گڑیا یعنی آباد کامیاب

نمبر ۸ ضلع لسبیلہ

(۱) ساکوڑہ کامیاب

نمبر ۹ ضلع آواران

(۱) بدداد کامیاب

(۲) گھنے ماہی کامیاب

(۳) بٹی مندرہ کامیاب

نمبر ۱۰ ضلع چاغی

(۱) تختان بورا کامیاب

(۲) تختان بورا کامیاب

(۳) والبندین کامیاب

(۴) احمدوال کامیاب

(۵) کلی عبدالغفور جنگل زنی کامیاب

(۶) پنجے کامیاب

(۷) کلی حاجی قادر بخش چنگی کامیاب

(۸) کسرپڑک فیل

نمبر ۱۱ ضلع تربت

- | | | |
|------|-----------------|--------|
| (۱) | کیساک | کامیاب |
| (۲) | شاہ پک | کامیاب |
| (۳) | پدر اک | فیل |
| (۴) | گلی باہوٹ بلندہ | کامیاب |
| (۵) | بیر مند | کامیاب |
| (۶) | گردانک | کامیاب |
| (۷) | چپ | فیل |
| (۸) | کوش قلات | کامیاب |
| (۹) | بٹ بلندہ | کامیاب |
| (۱۰) | مناز | کامیاب |
| (۱۱) | خسیر آباد | کامیاب |

نمبر ۱۲ ضلع خاران

- | | | |
|-----|-------------------------|--------|
| (۱) | گلی نور احمد پیسر ک زنی | کامیاب |
| (۲) | گلی فیض اللہ سر گردان | کامیاب |
| (۳) | گلی شی عبدالحکیم شین | کامیاب |
| (۴) | قریاگی بسمہ | فیل |

نمبر ۱۳ ضلع اپشن

- | | | |
|-----|------------------|--------|
| (۱) | ہیکل زنی | کامیاب |
| (۲) | پشن سٹیم | کامیاب |
| (۳) | گورنمنٹ گیٹ ہاؤس | کامیاب |

پہلک سیلچھ اجیئنگ نے سال ۱۹۹۵ء کے دوران مدد رجہ ذیل اطلاع میں فیصل دیں گے۔

نمبر تھار نمبرا ضلع کوٹ

- | | | |
|------|--------------------------|--------|
| (۱) | گل محمود خان مینا تھکانی | کامیاب |
| (۲) | گل ترخ کانسی | کامیاب |
| (۳) | گل چارگل | کامیاب |
| (۴) | چوکل میان خان کسپی ہیگ | کامیاب |
| (۵) | چتن محمد شی | کامیاب |
| (۶) | چوکل خان گوگڑانی | کامیاب |
| (۷) | کر بھن کالوں (تغازدہ) | کامیاب |
| (۸) | گل بی بخش حسین علی | کامیاب |
| (۹) | نو حصار | کامیاب |
| (۱۰) | گل کرک | کامیاب |
| (۱۱) | مرگی ناصران | کامیاب |
| (۱۲) | کرک الیسوی ایش (تغازدہ) | کامیاب |

ضلع پشین نمبر ۲

- | | | |
|-----|----------------|--------|
| (۱) | گنگل زلی | کامیاب |
| (۲) | سرانان بٹے زلی | کامیاب |

ضلع پچھلور نمبر ۳

- | | | |
|-----|-------------|--------|
| (۱) | کل کور ساتی | کامیاب |
|-----|-------------|--------|

(۲) پھل آباد

کامیاب

نمبر ۳ ضلع خضدار

(۱) تورندین توک

(۲) سخت کیسر توک

(۳) گور دکسپر توک

(۴) بیلار وڈھ

(۵) کامیاب

(۶) کامیاب

(۷) کامیاب

(۸) دلشاو زلی ا

(۹) دلشاو زلی ॥

نمبر ۴ ضلع قلات

(۱) دلشاو زلی ا

(۲) دلشاو زلی ॥

نمبر ۵ ضلع تربت

(۱) چار سرخاہی تپ

(۲) خسیر آباد

(۳) کوہہد تپ

(۴) ایری گیشن کاولی

(۵) پسیری کان

(۶) صناز بلیدہ

(۷) کامیاب

(۸) کامیاب

نمبر ۶ ضلع مستونگ

(۱) کرد گاپ سرہہ

(۲) پونگ آباد

نمبر ۷ ضلع چاغی

(۱) دشت گوران

(۲) بدل کاریز نوٹھی

(۳) کامیاب

نمبر ۹ ضلع جھل مکسی

(۱)

نمبر ۱۰ ضلع اسپیلہ

- (۱) بارو یورا فیل
- (۲) بارو یورا فیل
- (۳) گوٹھ شیر داد و ندر کامیاب
- (۴) آکری جام یوسف فیل

نمبر ۱۱ ضلع لورالانی

- (۱) حیدر خاں لوئی فیل

نمبر ۱۲ ضلع قلعہ سیف اللہ

- (۱) مرغا مسٹرنی کامیاب

نمبر ۱۵ ضلع آواران

- (۱) پیسر و ندر کامیاب

نمبر ۱۶ ضلع جعفر آباد

- (۱) گوٹھ پیسر بخش جمالی فیل

- (۲) علی آباد فیل

- (۳) گنداخ کامیاب

- (۴) حسین دین جمالی کامیاب

- (۵) خان گڑھ کامیاب

- (۶) گوٹھ بشیر خان کھوسہ کامیاب

نمبر ۱۷ ضلع بولان

- (۱) دربار سیر حسین کامیاب

کل شیوب دیل ۳۹

کامیاب شیوب دیل ۳۸

فیل شیوب دیل ۳۷

پہلک سیلچن انجینئرنگ نے سال ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۶ء ذیل اضلاع میں بور کئے۔

نمبر شمار ڈسٹرکٹ	۱۹۹۵-۹۶	۱۹۹۴-۹۵	۱۹۹۳-۹۴	۱۹۹۲-۹۳	۱۹۹۱-۹۲	۱۹۹۰-۹۱
۱۰. کوئٹہ	۳	۳	۳	۳	۳	۱۲
۱۱. قلات	۳	۳	۳	۳	۳	۲
۱۲. خضدار	۲	۳	۲	۲	۲	۲
۱۳. تربت	۶	۶	۶	۶	۶	—
۱۴. پنجور	۶	۶	۶	۶	۶	۲
۱۵. خاران	۱	۱	۱	۱	۱	—
۱۶. چائی	۱	۱	۱	۱	۱	۲
۱۷. مستونگ	۱	۱	۱	۱	۱	۲
۱۸. لسبیله	۲	۱	۲	۲	۲	۳
۱۹. آواران	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲۰. بارکھان	۱	۱	۱	۱	۱	—
۲۱. قلعہ عبداللہ	—	۲	۲	—	—	—
۲۲. قلعہ سیف اللہ	—	۱	۱	—	—	—
۲۳. موسیٰ خیل	—	۲	۲	—	—	۲
۲۴. پشین	—	۳	۳	—	—	۲
۲۵. جمل مگسی	—	—	—	—	—	۱

۱۴۔ لورالائی
۱۵۔ جعفر آباد
۱۶۔ بولان

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۲۳۹ میر عبدالکریم خان نو شیروانی
عبدالرحیم خان مندو خیل - On his behalf - ۲۳۹ میر عبدالکریم نو شیروانی

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرماں گے کہ حالیہ درآمد شدہ
فرانسیسی رُگ کس قدر گمراہی تک کام کرنے کی استعداد، صلاحیت رکھتی ہے۔ نیز کیا ماہرین
کی رائے کے مطابق یہ مشینیں ہمارے آہنگی اور آہنگی کی ضروریات کو پوری کرنے کے لئے
موزوں ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

حکومت بلوچستان نے یہ رُگیں محمد آہنگی و برقيات کے لئے خریدی ہیں۔ تفصیلات
متعلق ہجے سے حاصل کی جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۲۴۰ سردار عبدالرحمٰن کھیران دریافت فرماں
۲۴۰، سردار عبدالرحمٰن کھیران

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ آزراہ کرم مطلع فرماں گے کہ
الف۔ کیا یہ درست ہے کہ رکھنی میں واقع چچے ندی کا پانی حکومت پنجاب پر فروخت کیا گیا
ہے۔

ب۔ اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ پانی کس معاملہ کے تحت فروخت کیا گیا
ہے اور کن کن تھیات کو کس قدر معلومہ ادا کیا گیا ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

الف۔ جی نہیں چچے ندی کا پانی حکومت پنجاب پر فروخت نہیں کیا گیا ہے۔

ب۔ پچھے ندی کا پانی فروخت نہیں کیا گیا۔ لہذا معاوضہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
جناب ڈپٹی اسپیکر جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو
کریں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران جناب اسپیکر صاحب اس پر میرا ضمنی سوال ہے یہ
میرے حلقہ انتخاب میں پچھا ندی پر فاروق لخاری صدر پاکستان نے پانچ میوب دیل لگائے۔
فورٹ مزد کو پانی دینے کے لئے اور اس نے حکومت بلوچستان سے کوئی معابدہ کیا۔ اور میں
جموری وطن پارٹی میں تھا۔ جیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ تو اس کا میں نے زبردستی کام بھی رکوایا
لیکن حکومت بالادست ہے۔ اونچ ڈایا کے تقریباً عیسیٰ اونچ پانی فورٹ مزد کو لے جایا جا رہا ہے۔
اس میں تھکر نے جواب دیا ہے یہ غلط بیانی سے کام لیا ہے باخاطہ اس پر معاوضہ ادا کیا گیا
ہے حکومت بلوچستان کے ذریعے اور مقامی انتظامیہ نے یہ پے منٹ کی ہے جس میں اس کے
نچے میری بھی زمینیں ہیں۔ تو میرا حصہ بھی انہوں نے رکھا لیکن میں نے انکار کیا۔

سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) جناب ہم نے صاف لکھا ہے کہ ہم نے پچھا ندی کا
کوئی پانی فروخت نہیں کیا ہے۔ معاوضے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اگر کوئی ثبوت پہش
کریں۔

سردار عبدالرحمان کھیتران میرے پاس اس کا ثبوت ہے ریکارڈ ہے۔
سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) اگر یہ انتظامیہ نے بسیچا ہے تو ہم اس کے ذمہ دار
نہیں۔ وہ ذمہ دار ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران میں آپ سے ذاتی سوال نہیں کر رہا ہوں میں حکومت
بلوچستان کی بات کر رہا ہوں کہ حکومت بلوچستان نے بلوچستان کا پانی صوبہ پنجاب پر فورٹ
مزد و اثر سپلائی کے لئے بسیچا ہے۔ جس میں اس وقت کے ایم پی اے کو بھی معاوضہ ادا کیا
گیا۔ اور میرا معاوضہ بھی آج تک ڈپٹی لکھر بارکھان کے دفتر میں پڑا ہوا ہے۔ جس کو میں
نے یعنی سے انکار کیا ہے۔

جناب ڈسٹریکٹ اس کے ثبوت میں کوئی دستاویز پیش کر سکتے ہیں۔

سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) جناب اس کے لئے میری عرض ہے مجھے نے کوئی پانی نہیں بسیچا ہے اور نہ کوئی معاوضہ ادا کیا ہے اگر انتظامیہ نے بسیچا ہے تو دوبارہ سوال کرے انتظامیہ سے ہم نے کوئی پانی نہیں بسیچا ہے۔

سردار عبدالرحمن خان کھیران یہ واڑہ سپالی کا مسئلہ ہے پہلک ایجنسی انجینئرنگ کے ساتھ باختابطہ انسوں نے میٹنگیں کیں۔ ان کے ایس ای ایکسین سیکرٹری لیوں تک لوگ آئے۔ فورٹ مزرو پر کھنز لیوں پر میٹنگیں ہوئیں۔ پہلے ہمارے سابقہ وفاقی وزیر صاحب تھے میر باز خان اس نے کوئی ڈیڑھ کروڑ روپے پر بسیچنے کی کوشش کی پھر میر طارق کھیران پر چاس لاکھ میں اپنی ٹیوب دیل بسیچنے کی کوشش کی۔ آخر یہ ہوا کہ اس ندی میں پانچ بور جو اس وقت موقع پر موجود ہیں حکومت بلوجہان کے ساتھ معلبدہ کیا گیا اور اس کا معاوضہ جو میرا حصہ ہے ڈی سی بارکھان کے پاس جس حساب سے مل کر جو بھی انسوں نے بنانا تھا وہ آج تک وہاں پڑا ہوا ہے اس میں محمد کی غلط بیانی ہے۔ اس سے ہمارا انتہائی محروم ہوا ہے۔

سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) محمد نے کوئی پانی نہیں بسیچا ہے اگر انتظامیہ نے بسیچا ہے تو اور بات ہے۔

جناب ڈسٹریکٹ اسپلیکر کیا آپ انہیں کوئی دستاویزی ثبوت پیش کرنے کے لئے نہیں گئے سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) بے شک پیش کرے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ محمد نے نہیں بسیچا ہے۔ اس وقت جو فورٹ مزرو کو پانی دیا جا رہا ہے ایک محمد علی لخاری ہے اس کی وہاں سے ایک میل زمین دور ہے وہاں سے پانی دیا جا رہا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اگر پی ایچ ای نے فروخت نہیں کیا ہے گورنمنٹ کے کس مجھے نے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کے کس مجھے نے فروخت کیا ہے۔ یا دوسرے کو حوالے کیا ہے۔ اس کا گورنمنٹ کیا جواب دے گی۔ گورنمنٹ کا کوئی محمد اس کی انتظامیہ نے اس کے ایس ای نے یہ کام کیا ہے ہم گورنمنٹ سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ اس کا جواب دے کیا یہ

پانی دوسروں کو دیا ہے یا نہیں۔ خواہ وہ قیمت پر ہی کیوں نہ ہو۔

سردار چاکر خان ڈولکی (وزیر) جتاب اپنیکر ہمارے حکم نے تو نہیں کیا ہے
اگر ہے تو اسکی میں ضرور انکو اتری کروں گا۔

سردار عبدالرحمان خان کھیران جتاب اپنیکر۔ اس کا میرے پاس باخابط ریکارڈ
ہے۔ ڈی سی کل موجود نہیں تھا۔ تو میں آج اس سے فیکس کے ذریعے منگوا رہا ہوں۔ اور میں
آپ کو اس کا باخابط ریکارڈ مہیا کر دیتا ہوں کہ انہوں نے محاوذہ ادا کیا ہے اور حکومت
بلوجہستان نے یہ پانی فروخت کیا ہے اس کے پیسے لئے ہیں اور بہاں کے لوگوں کو اس کا معاوضہ
ادا کیا گیا ہے۔ جو ندی کا پانی ہے اس کے نیچے ہماری زمینیں میں بہاں پر حکومت بلوجہستان نے
دو چینل بنائے ہیں جس پر ہماری زمینیں میں اور اس سے ہماری زمینیں مجاہر ہوئی میں۔ اس
چیز سے یہ باخابط پہلک ہیلخ اور اریکیشن دونوں ٹھکون نے مل کر حکومت پنجاب کے ساتھ
معابدہ کیا ہے فورث مزدی میں اس کی میٹنگیں ہوئی ہیں میں اس چیز کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ
سودا ہے اور حکومت بلوجہستان نے بسیچا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کس طریقہ کار کے مطابق
بلوجہستان کا پانی بسیچا گیا ہے جبکہ بہاں ہمارا علاقہ بھی ہے۔ میں لمحہ پانی جا رہا ہے۔

نووازراوہ سلیم اکبر بگشی پواتنٹ آف آرڈر۔ یہ جو آپ نے پہلک ہیلخ کا
سوال کیا ہے انہوں نے اس سے انکار کیا ہے۔ ہمارے ریکارڈ میں یہ نہیں ہے۔ اگر انتظامیہ
نے کیا ہے تو آپ کے ساتھ ہی بیٹھے ہیں مندو خیل صاحب۔ اس کے علم میں ضرور ہوگا۔ ان
سے پوچھ لیں یہ جائیں گے کیونکہ یہ بڑے ستونوں میں سے تھے۔ تو انہوں نے بسیچا ہے۔
ہماری گورنمنٹ نے تو نہیں بسیچا ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیران جتاب اپنیکر صاحب۔ اس وقت میں موجودہ گورنمنٹ
سے سوال پوچھوں گا۔ جو گورنمنٹ گزر چکی ہے وہ تو جواب نہیں دے گی۔ اس وقت موجودہ
حکومت مجھے جواب دے کہ انہوں نے بسیچا ہے یا میر ذوالقدر گھسی صاحب کی گورنمنٹ نے
بسیچا ہے۔ یا جس نے بھی بسیچا ہے۔ تو اس وقت موجودہ حکومت اس چیز کا جواب دے

گی کہ کیوں بسیچا گیا اور اس پر انکوائری کرائے کہ بلوجھستان کا پانی - وہاں میرا علاقہ بھی ہے وہاں پر میرا گاؤں بھی ہے ان کو پانی نہیں دیا گیا ہے - وہاں سے عین اپنے پانی لے کر فوراً مزدروں کو دیا جا رہا ہے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں لے جایا جا رہا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب جس نے بھی کیا - اس وقت اس وقت ذمہ داری اس گورنمنٹ کی ہے۔ یہ گورنمنٹ جواب دے گی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جتاب اپنیکر۔ عبدالرحمان صاحب نے جو جوابات اٹھایا ہے اگر اسکے ساتھ کوئی ثبوت ہے وہ بھی ہمیں دیا جائے۔ اس بارے میں ہم انکوائری کر لیں گے۔ اور اس کو تفصیل فراہم کر دیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیران شکریہ جتاب میں یہی کلنا چاہتا ہوں۔

۵، میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ رہایا از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۰ء میں کے دوران میں محققہ اور اسکے زیر انتظام تمام مسلکہ ملکہ جات روپ جیکس (اگر ہوں ایں کتنے گریڈ، اول بلا آفیسران کے تباولے کر دیئے ہیں۔

ب۔ مذکورہ بلا تبدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ اپنے پیشو آفیسران سے چارج یعنی والے آفیسروں کے آبائی مطلع و بہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

ج۔ مذکورہ آفیسروں کے تباولوں میں تھی۔ اے اور ڈی۔ اے کی مدد میں کل کشیدر رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام	حمدہ	مقام تباولہ	جائے تعیناتی	مدت تعیناتی	مطلع کیفیت
۱۔ آفیسب احمد	اسٹٹنٹ انجینئر	خضدار	ای لیٹھائیم پی ایچ ای	اسال خضدار	اس پر

عمر عبد الرحمن جمالی ایضاً	ڈویلن کوٹھ	آفس آف چیف انجینئر سائنس خلدار
بر عبد الرزاق اسٹٹٹھ انجینئر ای ایڈیم اسٹٹٹھ انجینئر ، سال نصیر آباد ایضاً ۔	پی ائچ ای ڈویلن	بر عبد الرحمن جمالی ایضاً
سائنس خلدار	پی ائچ ای ڈویلن کوٹھ	
		ڈویلن
سب انجینئر کوٹھ		
		ڈویلن مراڈ جمالی

ب۔ مگری عبد الرزاق اسٹٹٹھ انجینئر عرصہ، سال سے ای ایڈیم ڈویلن پی - ائچ - ای کوٹھ میں تعینات تھے۔ اور مگری آفتاب احمد نے اس سے چارج لیا ہے۔ مگری آفتاب احمد مطلع خلدار کا لوگل باشندہ ہے اور مگری عبد الرزاق مطلع نصیر آباد کا باشندہ ہے۔
ج۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ درج بلا آفیسران کو صرف سریل نمبر ۳۰۰ کو قواعد و ضوابط کے مطابق ہی۔ اے / ذی۔ اے دینے کی اجازت دی ہے۔

جناب ڈسٹریکٹ اسپیکر سوال نمبر ۸ مسٹر عبد الرحیم خان مددو خیل صاحب۔
۸، مسٹر عبد الرحیم خان مندو خیل

کیا وزیر پبلک سیلیج انجینئرنگ ر بیاڈ از رہا کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔ سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران میں گریدی ، ا کے کتنے طازمیں تعینات ہوئے ہیں۔ تعینات کردہ طازمیں کے نام بعد ولدیت ، تعلیمی کوائف و تاریخ تعیناتی ، جائے تعیناتی اور مطلع و برائش کی تفصیل دی جائے ۔

ب۔ مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط کیا رکھی گئی تھیں اور کیا مذکورہ آسامیوں کی عام تشریکی گئی ہے۔ اگر جواب اشبات میں ہو تو کن اخبارات و رسائل میں اگر نہیں تو کیوں۔

وزیر پبلک ہیلٹھ انجینئرنگ

الف : ملکہ پبلک ہیلٹھ انجینئرنگ میں گرینڈ ، ا کے ۸ ملازمین ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران تعینات ہوئے ہیں۔ جملی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار نام	ولدیت	تھیمی کوائف	تاریخ تعیناتی	جائے تعیناتی	صلح بہائش
۱۔ عبدالحسین	ملک فتح خان	ایم ایس سی	۹۰-۱۰-۹۳	(ای ایچ ایم)	لورالائی
				پی ایچ ای	کونٹہ
				جیا لوچی	

۲۔ مظفر علی سید الحافظ علی ایم ایس سی ۹۰-۱۰-۹۳ کوئٹہ
بی ا جو نیز ہائی روپوچھ کے لئے درج ذیل تھیمی کوائف ماہر ڈگری سکنند کلاس۔
گورنمنٹ سے منظور شدہ یونیورسٹی (In connected Subject) (ابعد عن سالہ تجربہ ان
رسروچ Or یا بلوچستان پبلک سروس (Allied Field) (الائی فیلڈ) کمیشن کے ذریعے بھرئی
کرنا۔

۳۔ جیافت ماہر ڈگری سکنند ڈوبین گورنمنٹ سے منظور شدہ یونیورسٹی (In

Geophysics)

۴۔ جیا لوچی سپلائزیشن (Specialization) (یا فرکس لی ایس سی جیا لوچی ڈپلومہ - پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرنا بلوچستان پبلک سروس کمیشن نے ان آسامیوں کی تشییر کو تھی۔

نام	ولدیت	تھیمی کوائف	تاریخ تعیناتی	جائے تعیناتی	صلح بہائش
عزیز اللہ کاہی	عبدالرازاق کاہی	BRWSSP	۹۵-۱۱-۹۳	بی ای سول	لوکل کونٹہ
					اسٹٹٹھ انجینئر (بی، ا)
مولانا واد	حمد اسیداد	تھی جی پی لشٹ	بی ای سول	۹۵-۱۱-۹۳	لوکل لورالائی
					اسے - ای (بی، ا)
سلمان عزیز لوچی	عزیز احمد لوچی	ایم ایس سی	۹۵-۱۱-۹۳	ایضاً	ڈو مسائیں کونٹہ
					اسٹٹٹھ ڈائریکٹر Mis

امد نواز	ملک بشیر احمد	ایم اے سو شالوچی ۹۵۔ ۱۱۔ ۲	ایضا	لوكل کونسل
سی۔ آر۔ او				
ندم پانسینلی	محمد نجم	بی ای سول	۲۴۔ ۹۶	ایضا
اسٹٹن انجینئر				
اکر حسین	عبد العزیز	ایضا	۲۴۔ ۹۶	لوكل جعفر آباد
اسٹٹن انجینئر				

ج تاز تھیتاں کے لئے بنیادی شرائط درج ہیں ان آسامیوں کی عام تشریک کی گئی تھی۔
 تعلیمات قابلیت کی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ای سول سپھلائزیشن ہائیڈرولک انجینئرنگ میں
 کم از کم پانچ سالہ عملی تجربہ / داڑ سپلائی مشین اور ہائیڈرولک ڈیزائن ورک و اینڈنگ کی مالیات
 کی میکنالوجی اور رورل کمپونٹی میں ضروری تجربہ اسٹٹن ڈائریکٹر Mis کم از کم ایم ایں سی
 کمپیوٹر سائنس مع پوسٹ گریجویٹ / رینگنگ فیجنت Mis (Related) واقع تمام ریلیڈ Mis (Related)
 کمپیوٹر سائیوar جیسا کہ (Monitoring Margin Inveratiry Maris) اور ریلووشن

سم۔

کمیونٹی ریلیشن آفیسر ایم اے سو ہیا لوچی پانچ سالہ تجربہ فیڈ ورک اپمن روورسز
 دیویلپمنٹ کمیونٹی انوالومنٹ ان ڈور داڑ سپلائی۔ انفارسٹرکٹ کمیونٹی بیس آرگنائزیشن۔
 ان آسامیوں کی تشریر روزنامہ جنگ ۲ اگست ۱۹۹۵ء کے تحت کی گئی تھی۔ اور ایک
 اسٹنڈنگ کمیٹی جو کہ حکومت بلوچستان نے ایک کمیٹی زیر نگرانی چیئرمین وزیر منصوبہ بندی قائم
 کی گئی تھی۔ نے متحققہ اہلکاروں سے انٹرویو لیا تھا۔

بایاڑو

الف۔ سال ۱۹۹۳ء تا مئی ۱۹۹۴ء کے دوران میں گریٹر، اکاکولی ملازم تھیں
 ہوار

ب۔ جیسا کہ جزو (الف) کا جواب فنی میں دیا گیا ہے لہذا جزو (ب) کا جواب غیر متحقق ہے

(رخصت کی درخواستیں)

جناب ڈپٹی اسپیکر رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکرٹری صاحب پڑھے۔

اختسر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی) سیر عبدالکرم نوشیروانی صاحب نے ضروری مصروفیات کی بناء پر دو دن کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی مولانا فیض اللہ آخوند زادہ صاحب نے ضروری بھی مصروفیات کی بناء پر آج پانچ جولائی تک اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب سعید احمد باشی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سیر جان محمد خاں جمالی صاحب کوئٹہ سے باہر تشریف لئے گئے ہیں اس لئے صرف اس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صلی بھوہانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست پیشی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر چونکہ تحریک التواد اور تحریک استحقاق نہیں ہے زیر و آور پر اگر کوئی بولنا چاہے تو بول سکتا ہے۔
زیر و آور (Zero Hour)

عبدالرحیم خان مندوخیل جتاب اسپیکر۔ اس وقت زیر و آور ہے۔ تو اس میں مختلف مسائل کے حوالے سے ہم بات کریں گے۔ یہ آج کے اخبارات میں بھی آیا ہے اور کل کا ایک اہم واقعہ ہوا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں صوبائی گورنمنٹ جو اس وقت ہے وہ اس صوبے کو جمیوری انداز سے چلائے۔ جمیوری قوانین اور قواعد کے مطابق چلائے۔ اور یہ کوشش کرے کہ صوبے کو پولیس اسٹیٹ نہ بنایا جائے۔ یہاں پولیس یا انتظامیہ کے آمرانہ کا لوئیل دور کے اختیارات نہیں دیتے جائیں کل میزان چوک پر بacha خان چوک پر ایک گاڑی کے ڈرائیور کو ٹریفیک پولیس نے روکنے کی کوشش کی ہے اور وہ نہیں رکا ہے۔ اس کے شرکت پر پولیس نے کیا اور وہ ملزم جو پولیس کو اس وقت درکار تھا۔ وہ لکب روڈ جنگ جنگ روڈ مختل دفتر پشتون خواہ ملی عوای پارٹی کے دفتر کے سامنے آیا۔ اور اس نے وہ گاڑی وہاں پھری کی۔ پولیس والوں نے جب ملزم کو پکڑنے کی کوشش کی تو اس جگہ ہماری پارٹی کے سینئر لوگ دفتر میں تھے اور لوگ بھی تھے۔ انہوں نے پولیس کو وہ ملزم باقاعدہ حوالے کر دیا اور ان کی گاڑی میں بٹھا دیا۔ پولیس نے بجائے اس کے کہ ملزم کو گرفتار کر کے تحانے لے جاتے۔ پولیس نے بڑی زیادتی سے اس کو باقاعدہ مارا پیٹا تحانے میں بھی کسی شخص کو مارنے کا زد و کوب کرنے کا کوئی حق اور اختیار نہیں ہوتا۔ لیکن پولیس نے اس شخص کو مارا۔ زد و کوب کیا۔ اور ان کو تحانے لے گئے۔ جتاب والا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انتظامیہ یا پولیس کم از کم اس صوبے وہ حرکات نہ کرے۔ کہ جو اس گورنمنٹ کے دعوے کے خلاف ہو۔ یا ہم پر کا لوئیل دور کے تشدد ہو۔ پولیس کو یہ حق نہیں ہے اور نہ کوئی اجازت دے سکتا ہے ملزم اگر کوئی ہو اس پر برسر بازار تشدد کرے۔ بلکہ اس پر تحانے میں بھی تشدد نہیں کرنا چاہئے اور اب بجائے پولیس اس بات پر نادم ہو باد جود اس کے پولیس اور مجسٹریٹ ہماری پارٹی کے دفتر میں

آئے۔ ہماری پارٹی رہنماؤں نے عبدالرحیم زیارت وال۔ عثمان خان کاگز۔ جو کہ سب کو معلوم ہے سیاسی کارکن جمیوری کا رکن۔ رضا محمد رضا انہوں نے مجسٹریٹ اور پولیس کے ساتھ بیٹھ کر باقاعدہ یہ بات کی اور اس پر پولیس اور مجسٹریٹ بھی اس بات پر متفق ہوئے۔ کہ ایک بات ہو گئی ہے ایک افعال پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں پولیس کی اپنی بھی غلطی ہے لیکن اب مسئلے کو حلچاہیا جائے۔

تو اس پر فیصلہ ہوا کہ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں برا کیا جائے گا اور جو ملزم ہے پولیس کو درکار تھا کوشش کی جائے گی کہ وہ پولیس کے حوالے کیا جائے۔ لیکن اس کے بعد گورنمنٹ نے بلکہ میں یہ کہوں گا پولیس نے انتظامیہ نے اس مسئلے کو مزید لٹھانے اور یہ چیزہ کرنے کی کوشش کی۔ اور ابھی وہ کوشش کر رہے ہیں کہ مزید جو آپ نے اخبارات میں بھی پڑھا ہو گا عبدالرحیم زیارت وال۔

پُنسِ موسیٰ جان جتاب پوائنٹ آف آرڈر۔ جتاب پر سوں میں خود پشتون خواہ کے دفتر کے آگے سے جا بنا تھا دگاڑی آئے اور انہوں نے روڑ کو بند کیا۔ پولیس والے نے کہا کہ آپ یہاں سے جائیں۔ انہوں نے پولیس والوں کو بست بڑا بھلا کیا۔ اور خود دفتر میں گھس گئے۔ جتاب یہ قانون کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بلوچستان میں قانون نکلنی ہو رہی ہے۔

مولانا عبدالواسع جتاب اسپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جتاب عبدالرحیم خان اس کے لئے کوئی تحریک التواد لائے کیونکہ یہ تحریک التواد کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوتا اگر وہ چاہتے ہیں کہ بحث ہو وہ تحریک التواد لائے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل آپ مجھے چھوڑیں۔ بعد میں حکومت اپنا جواب دے دے۔ میں حکومت سے ایک معقول بات کر رہا ہوں۔ کہ جتاب والا انتظامیہ نے جو کچھ کیا ہمارے علاقے میں کہیں بھی ایسا نہیں۔ میں پُنسِ موسیٰ صاحب کی بات کا جواب نہیں دیتا کیونکہ وہ اس بات کو ایسے ہی لٹھا رہے ہیں۔ ورنہ یہ ہمارے کسی بھی آدمی۔ آپ ممبران کے گھر کے

سامنے یا کہیں کوئی ایسی پولیس کارروائی کرے۔ تو آپ ہر شخص ہر ممبر دبائ کھڑا ہو کر اس کو منع کرے۔ اور اس میں احتمال پیدا ہو گا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا فیصلہ بھی ہو گیا لیکن اس کے بعد پولیس آج بھی کوشش کر رہی ہے کہ ہماری پارٹی کے ان لیڈرؤں کو بھی گرفتار کرے جنہوں نے ان کے ساتھ بیٹھ کر پر امن بات کی اور مسئلے کو سمجھانے کی کوشش کی۔ ہم روکوٹ کرتے ہیں حکومت سے کہ اس مسئلے کو آپ اس طرح نہ لیں۔ آپ سمجھتے ہی کہ ہمارا دفتر آپ چھوڑیں ہمارے دفتر کو یہ تو لوگوں نے ایسے بنایا۔ ہمارے دفتر کے سامنے جب کسی آدمی کو کوئی مارے گا تو پشوٹوں میں بات ہے آپ نہیں بیٹھ سکتے آپ ضرور اس کو منع کریں گے۔ لیکن ہمارے دفتر میں پولیس والے آئے یہ کیا ہے ہمارے محترم بیٹھے ہوئے ہیں۔ اکبر خان صاحب کا بھی گھر ہے ادھر بھی دقاعد کا مورچ ہے۔ کوئی پولیس والا اس روڑ پر نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ ان کا حق ہے کہ کیونکہ یہ ان کے سائل ہیں۔ ہم ایک لیے صوبے کے لوگ ہیں جس میں ہمارے کچھ مشکلات ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود ہماری پارٹی کے دفتر کا راستہ بالکل کھلا ہوا ہے۔ عرض ہماری یہ ہے کہ پولیس کو میں آج بھی کہتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ پولیس کی اس ظلیلی کی نشان دہی کرے۔ اگر نہیں کرتی تو اس طرح آپ حکومت نہیں چلا سکتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں ہم نے اخباروں میں نہ کہا ہے کہ بالی کورٹ انکوارٹری کرے۔

اگر ہم لوگوں نے کوئی زیادتی کی ہے تو اس کو قانون کے حوالے کریں۔ اور اگر پولیس کہیں جمع ہو کر لوگوں کو مارے پہنچے تو میرے خیال میں جو روڑ ہے اس پر کارروائی کرے تو میں کھٹا ہوں اس کو دبائ کوئی عورت بھی نہیں چھوڑے گی۔ سہراں کریں میں حکومت سے روکیست کر دیوں اس مسئلے کو سمجھائیں اور پولیس اور ان کو کہہ دیں کہ جوان کا خیال ہے ہم ان لوگوں کو گرفتار کریں گے۔ ان کے گرفتار کرنے کے عمل کو گورنمنٹ روکے۔ اور جن لوگوں کو گرفتار کیا ہے ان کو بہا کرے۔ جو ملزم ہے اس کو پولیس والے پیٹ رہے تھے۔ تمام بازار جمع ہوا ہے ہمارے لوگ بھی دبائ جمع ہوئے۔ ہمارے کارکن بھی جمع ہوئے۔ آپ سہراں کریں گورنمنٹ اس مسئلے کو سمجھائے۔ البتہ انتظامیہ ساری رات ہمارے دفتر ٹیکلی فون کر

رہے تھے۔ میں خود بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ایس پی کی بھی باعثیں سنیں۔ دوسروں کی بھی۔ ان کا اپنا کوئی مسئلہ ہے۔ ہو سکتا ہے وہ حکومت اور ان کو لختانا چاہتا ہوں۔ لیکن آپ کی انتظامیہ ہے آپ ان سے بات کریں۔ اور یہ مسئلہ لٹھائیں یہ ہماری رکوئیٹ ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ ہم نے پشتوں خواہ کو مارنا ہے پہنچا ہے۔ یہ اور مسئلہ ہے یہ تو کوئی سیاسی باعثیں ہیں۔ یہ ہم جب اس میدان میں آئے ہیں۔ اس میں ہم ہیں یہ ہمارے لئے مسئلہ نہیں ہے۔ آپ کے لئے جمورویت، اصول، قانون، جب آپ جمورویت کے خلاف عمل کریں گے آپ کے لئے اچھا نہیں ہوگا۔ حکومتی پارٹی کے لئے اچھا نہیں ہے۔ ابھی اگر کوئی آدی مجرم آپ کے گھر میں گھٹتا ہے آپ چھوڑیں گے۔ آپ مذکort کریں گے۔ اس کو کسی طریقے سے حوالے کریں گے۔ ہماری سوسائٹی میں بعض روایات ہیں اور روایات قانون کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مسٹر اسد اللہ بلوج جتاب اس زیرِ آور میں یہ کھنا چاہتا ہوں کہ آزمیں ممبر کہ بنا ہے کہ بلوچستان میں امن و امان کا مسئلہ ہے۔ بلوچستان میں ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ بلوچستان میں چوریاں ہو رہی ہیں۔ اور انتظامیہ جب یہ محسوس کرے گی کہ یہاں چور ہیں اور ڈاکو ہیں وہ کسی راستے پر ناکہ بندی کر کے کسی چور کے پیچے بھاگتے ہوئے وہ کسی سیاسی پارٹی کے آفس میں وہ چور گھس جائے آیا انکو اس وجہ سے چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ پشتوں خواہ کے دفتر میں گئے ہیں۔ مجرم کو پناہ دینا کوئی اچھی بات نہیں ہے اگر آپ گورنمنٹ سے کہتے ہیں کہ ہم تھوکن کرتے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ عثمان کا لڑاکہ اس مجرم کو پکڑتے اور اسکو پولیس کے حوالے کرتے۔ یہ نہیں تھا ذی المیں پی انکا سچھا کرتے رہے عثمان کا لڑاکہ بہاں سے نکل کر ذی المیں پی کو مارنے کی دھمکی دی۔ گالیاں دی۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم سیاسی لوگ ہیں۔ سیاسی لوگوں کے اپنے انداز ہوتے ہیں۔ مجرم کو پناہ دینا نہیں ہوتا ان مجرموں کو پکڑنے کے لئے ہماری حکومت ہر وقت ان کے پیچے رہے گی چاہے کسی آدی کو اچھا لگے یا نہ لگے۔ یہ کہ ہم حکومت چلا سکتے ہیں یا نہیں چلا سکتے یہ اور بات ہے۔ لیکن آپ کو آزمیں ممبر ہوتے ہوئے اس اسلی کارکن ہوتے ہوئے یہ بات نہیں کرنا چاہئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل جناب والا۔ انہوں نے بات کر لی۔ اب تکار کی مجبوری ہوئی ہیں پھر کھتا ہوں کہ انہوں نے ملزم کو پولیس کی گاڑی میں بٹھا دیا۔ یہ اپ کی ذمہ داری ہے دیکھیں ایسا ہے یا نہیں اگر کوئی غلط بیانی سے کام لے۔ ہم نے کہا ہے پولیس مجرموں ملزموں کو پکڑنے کے لئے بالکل جائے۔ لیکن اگر پولیس کوئی غیر قانونی تشدد کرے گی عام لوگ ان چیزوں کو نہیں چھوڑیں گے۔

جناب والا۔ ہمارے لوگوں نے مجرم کو پولیس کی گاڑی میں بٹھایا آپ اس کے اپنے آدمیوں سے انکو اڑی کریں۔ لیکن پولیس والے ان کا کیا پروگرام تھا کیا طریقہ تھا انہوں نے اس کو مارنا پہنچنا تشدد کرنا شروع کیا اور پھر اس کے بعد واقعات ہوئے۔ یہ ان کی تشدد اور احتمال کے بعد ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ پہلے تقریر کر چکے ہیں اب آپ وحاحت کیلئے بخوبی ہو گے ہیں۔ آپ ذرا اختصار سے کام لیجئے عبد الرحمن صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل بالکل جناب والا۔ میں اختصار سے کام لونگا۔ لیکن ایک بات میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے صوبہ میں قانون جمورویت روایات اگر میں اپنی اس کے مطابق پولیس کی مدد کی۔ لیکن اس کے باوجود پولیس تشدد بھی کرے اور دوسرے ایسے کام کرے تو اس کی اجازت آپ نہیں دے سکتے ہیں۔ کونا ملزم ہے جسے آپ روڈ پر پکڑ کر پہنچیں گے آپ میں سے کونا صبر اس چیز کو برداشت کرے گا۔ کوئی نہیں برداشت کرے گا۔ ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ مریانی کریں اس مسئلہ کو اس طرح نہ لیں۔ جناب یہ دوسری بھیں صحیح نہیں ہیں غلط بیانی ہے ہمارے سیاسی کارکنوں کو اس میں ملوث نہ کریں۔ اور اس مسئلہ کو اس طرح نہ لیں لیکن یہ بات ہم بتاتے ہیں اصولوں پر چیزیں جمورویت پر چلیں۔ ہم تابعدار، تابعدار ان معنی میں مسادات کے معنی میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب عبد الرحمن صاحب آپ نے وحاحت کر دی۔

سردار عبد الرحمن کھیتران پاؤانٹ آف آرڈر جناب اسپیکر۔ اسلامی نظریاتی

کو نسل کی فائل روپورٹ ہمارے ٹیبل پر ہے اس کے صفحے نمبر ۳۲ پر گائیڈ نمبر ۱۰ میری سینئر صوبائی وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ یہاں پر قرآن شریف کی ایک آیات دی گئی ہے۔ وہ پڑھ لیں تو عبدالرحیم کا پوائنٹ واضح ہو جائے گا۔

جتناب ڈپٹی اسپیکر روپورٹ ابھی تک پیش نہیں ہوئی ہے۔ بحث بعد میں کریں گے سردار عبدالرحمان خان کھیران جات والا۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ ترجیح کجھ ایس۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) آیات ملاؤت کیں۔
جتناب ڈپٹی اسپیکر ابھی تو تقریریں کرنی باقی ہیں۔ بحث کیلئے تو ہم نے وقت نہیں دیا ہے۔ اور نہ ہی وضاحت اور مسائل پیش کرنے کیلئے دیا تھا۔

سردار عبدالرحمان خان کھیران جات اسپیکر کے دفتر یا گھر کی بات نہیں یہ قرآن شریف کی آیت ہے جو باخاطب میں صرف گائیڈ لائن کیلئے دے رہا ہوں۔
جتناب ڈپٹی اسپیکر اس وقت زیر و آور کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ مولانا صاحب وضاحت فرمائیں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جات اسپیکر صاحب جہاں تک عبدالرحمان خان کھیران کی بات ہے۔ وہ اسلامی نظریاتی کو نسل کی جو سفارشات ہیں۔ وہ ٹیبل پر رکھی جائیں گی۔ پھر اس کیلئے دن منتخب ہوگا۔ اور پھر بحث ہوگی۔ جس دن بحث ہوگی اس دن ہم انشاء اللہ وضاحت کر دیں گے۔ جو بھی اس کے متعلق ہوگی۔ یہ جو پولیس کے ساتھ واقعہ ہوا ہے یہ آیت اس کے متعلق نہیں ہے۔ وہ گھر کی اجازت کی بات ہے۔ جہاں تک عبدالرحیم صاحب کی مورخ ۲۹ جون ۱۹۹۷ء گلارہ۔ بھکر ۲۵ منٹ پر میزان چوک پر نذریں احمد کرو اور تحسین دار سٹی میزان چوک پر کھڑے تھے ایک گاڑی اس طرف سے آئی اس گاڑی پر آئی ٹینکر کی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی اس گاڑی میں ایک بندوق یا کاٹکوف بھی پڑا تھا۔ پولیس والوں نے اس گاڑی کو ہاتھ دیا چیک کرنے کیلئے۔ لیکن اس آدمی نے گاڑی کو بھگایا۔ اور ہمارے محترم پشتوں خواہ والوں

کے دفتر کی طرف گئے۔ پولیس نے ان کا سچھا کیا جب دفتر پر بیٹھنے تو دفتر میں سے تقریباً بقول پولیس والوں کے ۲۵ یا ۳۰ کارکن نے پولیس والوں کے ساتھ گالی گھوچ شروع کر دی۔ اور اسی درمیان میں کاشیل یار محمد کو مارا۔ جب کاشیل کو مارا تو پولیس اور پشتوں خواہ کے کارکن کے درمیان چڑپ آگئی اس آدی نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ گاڑی سے بندوق یا کلاشکوف لیکر فرار ہو گیا۔ یہ مسئلہ اس طرح ہوا ہے کہ ان کے درمیان گالی گھوچ پولیس والوں کے درمیان چلی ہے۔ پولیس والوں نے باقاعدہ دو عین تھانوں میں ایف آئی آر درج کی ہے۔ عبدالرحیم کے ساتھیوں نے بھی کہا ہے کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف بھی ہر حال ایف آئی آر درج کریں گے۔ یہ ایف آئی آر تو عدالت اور حکومت کا معاملہ ہے۔ جب تک وہاں پر مقصد مہ چلے۔ اس کے بعد آخر میں اسٹینٹ کشز اور باہراہ باقی ساتھی پشتوں خواہ کے دفتر آئے ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ یہ ملزم جو آپ کے دفتر میں آیا ہے اور اس کے پاس کلاشکوف اور بندوق وغیرہ موجود تھی جو یہاں سے فرار ہو گیا۔ لہذا آپ لوگ سرمایہ کر کے وہ ملزم ہمارے حوالے کر دیں۔ تاکہ قانون کے مطابق ہم اس کے ساتھ کارروائی کریں۔ پشتوں خواہ کے ساتھیوں نے ان کی یقین بنا لی کرائی ہے لیکن ابھی تک پولیس کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔ انکے جو ساتھی ہیں ان پر جو لیس بنایا گیا ہے وہ مارنے پسندے والا کیس ہے آخر میں یہ پتہ چلا ہے کہ اس میں جو ملزم ہے وہ باز نہیں ایک آدی ہے ذگری کانٹ کوئٹ کا ایک طالب علم ہے۔ اس کے ساتھ ایک وقار خان نیشنل بینک کا طازم ہے لہذا ان ملزموں کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس بنیاد پر پشتوں خواہ کے دفتر میں نہیں گھس آئے ہیں کہ انہیں پشتوں خواہ کے دفتر میں چھاپے مارنا تھا۔ بلکہ حکومت نے ملزم پکڑنے کیلئے یہ اقدامات کئے ہیں۔ اور باقاعدہ ان کے ساتھ مذکورات بھی ہوئے ہیں۔ اور مذکورات میں پشتوں خواہ کے ساتھیوں نے وعدہ بھی کیا ہے۔ کہ وہ ملزم کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔ لیکن اب تک ملزم حکومت کے حوالے نہیں ہوا ہے لہذا یہ کارروائی کی جا رہی ہے کہ ان ملزموں کو گرفتار کر کے انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ یہ واقعہ اس طرح ہے۔ اور صورتحال اس طرح ہے شاید عبدالرحیم خان

کو کسی نے غلط سمجھایا ہوگا۔ یا پھر ان کے ذہن میں غلط بات آئی ہو۔ صورتحال صاف ستری
ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ میں اس بات کی تسلی دیتا ہوں کہ یہ کارروائی
پشتوں خواہ کے خلاف نہیں ہے۔ آپ اس میں تسلی رکھیں۔ اور شہم کسی شہری کے خلاف
کارروائی کرتے ہیں۔ جاں بھی ملزم ہو اسے پکڑنا اور اسے قانون کے حوالے کرنا وہ حکومت کی
ذمہ داری ہے اس کے علاوہ ہم نہ کسی پر تشدد کرتے ہیں اور شہم کسی کے خلاف کارروائی
کرتے ہیں۔ لیکن ملزم کو پکڑنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب سینئر وزیر صاحب نے بات کی لیکن اس بات کو
درمیان سے نکال دیا کہ یہ جو آپ فرماء ہے ہیں جناب والا میں وضاحت کر رہا ہوں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر آپ نے صرف زیر و آور پر وضاحت کر دی اور اس کے بعد سینئر
وزیر نے وضاحت کر دی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں جناب والا۔ چونکہ وزیر صاحب نے بات کی ہے
اس میں دو نکتے آگئے یہ کہ ملزم کو ہمارے ساتھیوں نے پولیس کی گاڑی میں بھاگ دیا نمبر ایک
آپ معلومات کر لیں نمبر دو جو لوگ وہاں آئے ہماری پارٹی کے دفتر میں وہاں یہ بات ہوئی
کہ جو لوگ آپ جو فرماء ہے ہیں پکار اور باز محمد ان کو تو پیٹا اور ان کو تواب بھی جیل میں رکھا
ہے انہوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ چونکہ عام راہ گیر تھے اور عام لوگوں میں سے تھے ان کو بہا کریں
گے۔ یہ بات تھی ہم نے اس وقت بھی تھاون کیا۔

لیکن جن لوگوں کو گرفتار کیا اس پر پولیس اور مجسٹریٹوں نے وعدہ کیا کہ ان کو سے
بلکہ انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ انہوں نے غلطی کی تھی۔ اور ان کو بہا کیا گیا تھا۔ ان میان کو شہ
صرف ان کو بہا نہیں کیا گیا ہے اور ہمارے لوگوں کے خلاف یہ جو نکتے ہیں کہ ہمارا دعویٰ ہے
اور یہ ہے۔ ہم آپ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ اب انہوں نے میان پکڑنے ہیں
ملزم جدھر بھی ہے۔ ہم تھاون کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب مندو خیل صاحب عن مرتبہ تقریر نہیں کرنی ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل نہیں نہیں جتاب والا سب
جناب ڈپٹی اسپیکر ایک مرتبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ---
عبدالرحیم خان مندوخیل پوائنٹ آف آرڈر پر --- یہ زیرِ آور Zero Hour
انی مسائل کے لئے ---

جناب ڈپٹی اسپیکر تو ٹھیک ہے رولز Rules ---

عبدالرحیم خان مندوخیل میں یہ عرض کر بہا ہوں کہ آپ سرمایہ کریں یہ اس
بات کو صحیح --- آپ کو مس گائیڈ کیا گیا ہے --- فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ان لوگوں کو چھوڑ دیا
جائے گا اور اس مسئلے کو سمجھا دیا جائے گا۔ ہم یہ بات کر رہے ہیں اور اگر آپ ایسا کر رہے ہیں
کہ ان کو بھی رکھا جائے گا اور دوسروں کو بھی گرفتار کریں گے ٹھیک ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔
برہصورت میں آپ سے یہ کہہ دیا ہے کہ آپ اس مسئلے کو سمجھائے پلیز Please اور
انتظامیہ کے غلط بیانی پر نہ جائیں۔

مولانا عبدالواسع جتاب اسپیکر مندوخیل صاحب نے تو اپنے مسئلے کا ذکر کیا۔ تو ہم یہ
سمجھتا ہوں کہ اس اسکلی اور اس باؤس کے سامنے اگر یہ مسئلہ ان کے ساتھ ان کیلئے اہمیت
رکھتا ہے تو ایک تحریک التواہ یا ایک قرارداد یا کسی اور شکل میں لانا تھا کہ اس پر بحث ہو
جو لو۔ خواجوہ اس مسئلے پر عنین چار مرتبہ بحث کرنا اور اتحاد نام کا دینا لیکن اسکے بعد میں
رحیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جب کہا کہ وہ ملزم جو ہمارے دفتر میں
آئے اور ہم نے گاڑی میں بٹھا دیا تو جب انہوں نے انہیں پولیس کی گاڑی میں بٹھا دیا تو پھر یہ
پولیس کی گاڑی سے کہاں فرار ہوئے جتاب اسپیکر میں یہ سمجھتا ہوں یہ واضح بات ہے ---

جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔

مولانا عبدالواسع پشتونخواہ والوں کی یہ عادت رہی ہے اور پہلے سے یہ عادت چلی آرہی
ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ مجرم یا ملزم وہ پکڑ لیں گے۔ مسلم باغ میں ایک ڈاکہ ڈالا تھا جتاب
اسپیکر وہ یہاں اسکلی میں انہوں نے مسئلہ انجیا کہ مسلم باغ اور وہاں کے حالات اتنے خراب

ہیں۔ حکومت پر الزامات لگا رہے ہیں کہ حکومت امن و امان قائم نہیں رکھ سکتی۔ جب ان کے دفتر میں مجرم داخل ہو جائیں یا مجرم آجائے ہیں تو وہ بحث ہے ہیں کہ "کیوں پولیس اس کے بیچے آتی ہے؟" تو جناب اسپیکر یا یہ واضح کریں پشتو نجواہ والے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ پشتو نجواہ کے دفتر کے سوا یا پشتو نجواہ کے گھر کے سوا اور باقی صوبے میں آپ لوگ امن و امان قائم کر لیں جو مجرم ان کے پاس آ جاتے ہیں تو پھر ٹھیک ہے حکومت اس پر سوچ لے گی۔ اگر حکومت کے بس میں یہ بات ہو کہ عثمان کاڑی یا رحیم مندو خیل یا کسی اور محترم شخص کے پاس کوئی مجرم آیا تو حکومت یہ کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی؛ اگر وہ یہ کھاتا ہے کہ پورے صوبے میں امن و امان قائم کر لیں۔ جو بھی ملزم ہو یا جو بھی مجرم ہو یا جتنے بھی محترم شخص ہوں یا جتنے بھی محترم شخص کے گھر میں پہنچنے ہوں تو قانون سب کے لئے ایک ہے تو جناب اسپیکر پھر وہ یہ نہ کہیں پولیس والے اتنے بیوقوف نہیں ہیں کہ خواجواہ پشتو نجواہ کے دفتر میں داخل ہو جائے۔ یہ نجواہ اس کو سیاہ رنگ دننا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر نہیں دننا چاہتے ہیں تو ملزم و مجرم ان کے پاس گئے ہیں اور ان کے اپنے آدمی ہیں۔ اور حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کو پکڑنا ہوگا۔ اور رحیم صاحب کو بھی یہ مشورہ بلکہ یہ کھاتا ہوں کہ آپ جیسے سینئر ساتھی اور سینئر سیاستدان ہیں آپ کو اس فورم پر نہیں ہو سکتا چاہتے کہ آپ یہ مسئلہ انحصاریں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اسپیکر یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا تقریر ہے جناب والا۔

مولانا عبدالواسع یہ زیر و آور Zero Hour ہے جناب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا ان کی یہ ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ یہ پشتو نجواہ کا۔ آپ کے فضل الرحمن کے ساتھ اگر ایک ڈاکو پکڑا گیا تو آپ نے کیوں بیان دیا۔ آپ کے فضل الرحمن۔

(ایوان میں شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب حکومت کی وضاحت کے بعد زیر و آور Zero Hour کا

وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔ اور بحث نہیں ہے۔

(ایوان میں شور)

مولانا عبدالواسع اپنی حکومت میں انہوں نے یہی کیا تھا۔۔۔ (ایوان میں شور)
جناب ڈپٹی اسپلیکر زیر و آور کا وقت ختم ہو گیا ہے۔۔۔ بحث نہیں ہے یہ صرف زیر و آور
پر آپ نے مسئلہ پیش کیا اور وزیر متعلقہ نے وضاحت کی۔ جناب آپ تشریف رکھیں۔۔۔

(ایوان میں شور)

جناب ڈپٹی اسپلیکر وضاحت ہو گئی ہے اب Zero Hour کا وقت بھی ختم ہے
جناب آپ تشریف فرمائیں۔۔۔
(ایوان میں شور)

جناب ڈپٹی اسپلیکر جناب سردار صاحب آپ تشریف رکھیں۔۔۔
عبدالرحیم خان مندو خیل یہ غلط بیانی ہے۔۔۔ سراسر غلط بیانی ہے۔۔۔
جناب ڈپٹی اسپلیکر جناب اگر ایسا ہوتا تو آپ تحریک لے آتے یہ Zero Hour
مسئلہ پر یہ بحث نہیں ہے۔۔۔ ابھی کسی کو بھی وقت نہیں دیا جائے۔ Zero Hour کا آدھا
گھنٹہ تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔۔۔ وقت ختم ہو گیا کسی کو وقت نہیں دیا جائے گا۔۔۔ تشریف رکھیں
جناب۔۔۔

مولانا عبدالواسع اس بات میں ہم اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ مندو خیل
صاحب۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر نہیں اب وقت نہیں ہے۔ Zero Hour کا وقت ختم ہو گیا
ہے۔۔۔ جناب حاجی ہرام خان اچھنڑی صاحب چیرمن خصوصی کمیٹی بل پیش کریں گے۔۔۔ تحریک
پیش کریں گے۔۔۔ جناب حاجی ہرام خان اچھنڑی صاحب۔۔۔

(ایوان میں شور)

جناب ڈپٹی اسپلیکر حکومت کی وضاحت کے بعد بحث موقوف کر دی جائے گی۔۔۔

Zero Hour کا وقت ختم ہے۔ جتاب عبدالرحیم خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جتاب Zero Hour کا وقت اب ختم ہو گیا ہے کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ایوان میں شورا)

جناب ڈپٹی اسپلیکر اب کسی کو بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ موئی جان آپ تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر بولنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں ہے۔ موئی جان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ ٹھہریں تشریف رکھیں۔ چیرمن خصوصی کمیٹی کی بابت روپورٹ سے Zero Hour کا وقت ختم ہو گیا ہے کسی کو اجازت نہیں ہے سب تشریف رکھیں۔ جتاب عبدالرحیم صاحب تشریف رکھیں۔ چیرمن خصوصی کمیٹی کی روپورٹ پیش کریں۔ مولوی صاحب وقت ختم ہو گیا ہے کسی کو بھی بولنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ جتاب عبدالرحیم صاحب آپ سے تو توقعات وابستہ تھے لیکن سب آپ تشریف رکھیں آپ تحریک پیش کرتے تو آپ کو بحث کا موقع دیا جانا۔ صرف Zero Hour پر آپ عنین چار مرتبہ فخرے ہو گئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل میں پر عکار سے

نوابزادہ سلیم اکبر بلٹی (وزیر تعلیم) مندو خیل صاحب آپ فکر د کریں ہم مسئلہ کو دکھ لیں گے۔ ہم اور آپ بھائی بھائی ہیں۔ ہم نے یہاں اکٹھے ہی رہنا ہے نہ آپ زور ہیں نہ ہم زور ہیں ہم سب کمزور ہیں اور ہم نے اس صوبے میں رہنا ہے۔ میربانی۔
(ڈیک بجائے گئے)

جناب ڈپٹی اسپلیکر چیرمن خصوصی کمیٹی جتاب حاجی بہرام خان صاحب روپورٹ پیش کریں گے۔

حاجی بہرام خان اچکنی (وزیر آبپاشی) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں بلوچستان صوبائی اسٹبلی کے قواعد و انسباط کار کے قاعدہ ۳۴ کے ذیلی قاعدہ (۲) دو کے تحت تحریک پیش کر رہوں کہ بلوچستان آبپاشی و نکائی کی اتحاری کے مسودہ قانون پر خصوصی کمیٹی کی روپورٹ

۲۰ جون ۱۹۹۸ء کو اسملی کے اجلاس میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر سوال یہ ہے کہ آیا تحریک کو منظور کیا جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

حاجی سبراام خان اچکزی (وزیر آبپاشی) رپورٹ بابت بلوچستان کی آبپاشی و نکاسی کی اخباری کا مسودہ قانون مصدرہ، ۱۹۹۸ء مسودہ قانون نمبر ۲ مسودہ ۱۹۹۸ء کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں جو ایوان میں پڑی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر رپورٹ پیش ہوئی۔ وزیر قانون و پارلیمنٹی امور اسلامی نظریاتی کو نسل کی فائل رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔
نوابزادہ سلمان اکبر بلکھی (وزیر) میں اسلامی نظریاتی کو نسل کی فائل رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر رپورٹ پیش ہوئی۔ مولانا امیر زمان سینئر صوبائی وزیر قرارداد نمبر (۶) پیش کریں گے۔

مولانا امیر زمان (وزیر پی اینڈ ڈی) جتاب قرارداد سے پہلے میں ایک وضاحت کر دوں کہ میں صوبائی وزیر قرارداد نہیں ہوں۔ میں صوبائی وزیر پی اینڈ ڈی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر خیر سے سینئر صوبائی وزیر میں نے پڑھا ہے جتاب سینئر صوبائی وزیر آپ نہیں ہو۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر جی؟
مولانا امیر زمان (وزیر پی اینڈ ڈی) یہاں جو لکھا ہوا ہے وہ اس شکل میں نہیں ہے جو میں نے دیا تھا۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے بلکہ اس طرح ہے کہ یہ ایوان مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ملیشا ایف سی میں جس طرح دوسرے صوبوں میں بلوچستان کے لئے کوئی شخص نہیں ہے اسی طرح بلوچستان میں بھی دوسرے صوبوں کا کوئی ختم کر کے بلوچستانی قوموں کے نام سے کوئی شخص کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے رجوع کرے کہ ملیشا ایف سی میں جس طرح دوسرے صوبوں میں بلوچستان کے لئے کوئی شخص نہیں اسی طرح بلوچستان میں دوسرے صوبوں کا کوئی ختم کر کے بلوچستانی قوموں کے نام سے کوئی متعین کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد پر تقریر کرنے کی اجازت ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اسپیکر۔ جہاں تک اس قرارداد کا تعلق ہے میرے معلومات کے مطابق اس طرح ہے کہ ون یونٹ کے نامے میں اس طرح ہوا ہے کہ بلوچستان میں باقاعدہ قوموں کے نام پر ملیشا ایف سی اور فوج وغیرہ جو ہے اس میں باقاعدہ قوموں کے نام پر کوئی لاث کیا گیا ہے۔ میرے معلومات کے مطابق اس طرح ہے کہ مثلاً کاکڑ قوم کے نام پر کوئی لاث ہے اور یمنی قوم کے نام پر کوئی لاث ہے۔ برآہوی قوم کے نام پر کوئی لاث ہے رسمانی قوم کے نام پر کوئی لاث ہے اس طرح باقاعدہ ان قوموں کے نام پر کوئی لاث کیا گیا ہے اس کے لئے مخصوص کوئی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی ہوا ہے کہ یہاں بلوچستان میں صوبہ سرحد سے بنگلش قوم کا بھی خصوصی کوئی ہے اور یہاں آفریدی قوم کا بھی خصوصی کوئی ہے مسحود قوم کا بھی خصوصی کوئی ہے لہذا صوبہ سرحد کے لوگوں کو یہاں ہمارے بلوچستان میں لوگوں کے مخصوص کوئی ہیں اور یہاں آکر بھرتی ہو جاتے ہیں۔ تو اس میں بلوچستانی قوم کا حق ملنی ہے ہم مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس طرح کیا جائے کہ بلوچستان کے لئے بلوچستان کے قوموں کے لئے باقی صوبوں میں بھی باقاعدہ کوئی رکھا جائے۔ تاکہ ہماری قوموں کو بھی باقی صوبوں میں باقاعدہ کوئی ہو اور ہمارے صوبے کے لوگ یہاں پر بھرتی ہو جائیں۔ اور یا اگر یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ تو پھر وہ کوئی جو صوبہ سرحد میں باقی صوبوں کے قوموں کے نام پر لاث ہیں لہذا وہ کوئی ہمارے اپنے صوبے کے قوموں کے نام پر لاث کیا جائے یہ ہمارا اس قرارداد کے توسط سے مرکزی حکومت سے مطالبہ ہے کہ یہ ہمارا اپنا حق بتا ہے کہ اس ملازمتوں میں ہمارے اپنے صوبے کو کوئی دیا جائے تاکہ ہمارے صوبے میں دوسرے صوبوں

کو کوٹ دیا جا رہا ہے اور ہمارے صوبے کے لوگوں کے لئے کوٹ نہیں ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اس صوبے میں اس طرح ہو کہ کوئی آدمی نہ آجائے اگر انہوں نے آتا ہے تو رکوئیٹ پر ہے شک آ جائیں یہاں پر ملازمت لے لیں لیکن باقاعدہ مخصوص طور پر اگر ہم باقی صوبوں سے محروم ہیں تو یہ باقاعدہ طور پر ان کیلئے بھی مخصوص نہ ہو اور یہ ایک بلوچستان کی بھرتی کے لئے ہے کہ ہمارے بلوچستان کا ایک مخصوص کوٹ ہو۔ بے شک جو موجودہ قوموں کے نام پر رکھا گیا ہے اس کے علاوہ یہاں پر اور قبیلیں بھی آباد ہیں مثلاً ریسانی قوم آباد ہے۔ موئی خیل قوم آباد ہے اچکزی قوم آباد ہے رد قوم آباد ہے بہت سے اقوام آباد ہیں ان قوموں کے نام پر یہ ہمارے صوبے میں جو ہے انکا کوٹ ختم کیا جائے۔ ہم مرکز سے یہ مطالبہ اس ایوان کے توسط نے کرتے ہیں کہ جو مخصوص کوٹ دوسرے صوبوں کے لئے ہے وہ ہمارے اپنے صوبے کو دیا جائے۔ شکریہ۔

جتناب ڈسٹریکٹ اسپلائیکر اس پر کوئی اور تقریر کرنا چاہے گا؟
میر محمد اسلم چک کی جاتب جو مولانا امیر زمان نے قرارداد چیش کی۔ کی حمایت کرتا ہوں کہ یہ ایک بڑا مسئلہ ہے کہ ایف سی میں جو کوٹ مقرر ہے وہ میری معلومات میں جو یہاں بلوچستان کے قوموں کا کوٹ ہے جیسا کہ چیلگ یا ریسانی۔ یا اور اقوام کا ایسی بات نہیں ہے الجملہ صوبہ سرحد میں مختلف قبائل کا کوٹ شخص کیا گیا ہے اور وہاں سے کوٹ بھرتی ہو کر بلوچستان بھیجا جاتا ہے تو اس ایوان کے توسط سے یہ قرارداد پاس ہونی چاہئے کہ اول تو یہاں پر جتنے بھرتی ہیں یہاں قوموں اور قبائل کی بنیاد پر نہیں ہونے چاہیں۔ بلکہ پورے بلوچستان میں جو آبادی بھی ایف سی جائیں۔ تو ان کو حق دیا جائے کہ بلوچستان میں لوگوں کو بھرتی کیا جائے اور جو مخصوص کوٹ وہاں قبائلی بنیاد پر صوبہ سرحد سے بھرتی ہو کر آتے ہیں اس کو روکنا چاہئے دوسری بات جو کہتے ہیں کہ یہاں بلوچستان میں لوگ بھرتی نہیں ہوتے ہیں میرے خیال میں ایسی بات نہیں ہے اگر یہاں ضرورت پڑے اور لوگوں کی ضرورت کے مطابق وہاں سے وہ بھرتی کر سکتے ہیں لیکن یہاں کے لوگوں کو پہلے موقع دیں کہ یہاں کے لوگ بے روزگار ہیں اور ان کو نہیں لایا جا

ہا ہے اور صوبہ سرحد سے جو انگریز دن کے دور سے جو کوٹ مخصوص ہے آج بھی یہاں
بلوچستان میں جو ایف سی کے جوان ہیں وہ دہان سے بھرتی ہو کر آتے ہیں میں اس قرارداد کی
حمایت کرتا ہوں۔ اس قرارداد کے حوالے سے مرکزی حکومت کو زور دیا جائے کہ یہاں کے لئے
بلوچستان کے لوگوں کے لئے مقرر کیا جائے اور پرانا مخصوص جو کوٹ ہے اس کو ختم کیا جائے۔

شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے۔
(قرارداد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپلیکر اب اسکلی کی کارروائی مورخہ ۳ جولائی ۱۹۹۷ء بوقت گیارہ بجے
صحح کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسکلی کی کارروائی بارہ بجکر میں منٹ (دوپہر) مورخہ ۳ جولائی ۱۹۹۷ء صحیح گیارہ بجے
نک کے لئے ملتوی ہو گئی)